Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifuluoom.com
arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom
Contact No 0322-6444659 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
رابطہ نمبر 0322-6444659 0333-6444659

سؤال: جناب محترم مفتی صاحب مسئلہ یہ ہے کہ میرے شوہر اور میری والدہ کے 10 سال سے ناجائز تعلقات ہیں، اور انہوں نے قسم کھا کر کہا ہے وہ میری والدہ کو شہوت کے ساتھ ہاتھ پکڑتے تھے اور گلے بھی لگاتے تھے اور اکیلے گھر میں بھی وقت ساتھ گذارا ہے تو اب ہمارا نکاح باقی رہتا ہے یا جو بھی بات ہے مجھے بتا دیں۔

اگر طلاق واقع ہو جاتی ہے تو میں عدت کیسے کروں؟ میرے گھر میں شوہر سے بچنا مشکل ہو گا، اور میرے بھائی نے منع کر دیا ہے کہ ہم نہیں رکھ سکتے اور میری بڑی بہن بول رہی ہیں کہ آجاؤ تو کیا میں ان کے گھر عدت گذار سکتی ہوں، اور میں اپنے بچوں کا کیا کروں میں نہیں رکھ سکتی اور باپ کے پاس ان کا مستقبل خراب ہو جائے گا، میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

الجواب حامدا و مصلیا و مسلما

صورت مسؤلہ میں اگر واقعی سائلہ کے شوہر اپنی ساس کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتے ہیں، اور اس نے اپنی ساس کے جسم کے کسی عضو کو بغیر حائل ہاتھ لگایا یا گلہ لگایا اور یہ سب کام شہوت کے ساتھ ہوں جس کی حد یہ ہے ہاتھ لگاتے وقت شرمگاہ میں حرکت ہوئی یا حرکت میں زیادتی ہوئی تو ایسی صورت میں سائلہ اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گی ہے۔ البتہ نکاح ختم ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سائلہ کا شوہر اپنی بیوی کو یوں کہ دے کہ "میں نے تمہیں چھوڑ دیا یا آزاد کر دیا" تو اس سے نکاح ختم ہو جائے گا، جس کے بعد عدت گذارنا ضروری ہو گا، اگر شوہر کے گھر میں عدت گذارنے میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو والدین یا بہن ،بھائی میں سے کسی کے گھر عدت گذاری جاسکتی ہے، عدت گذانے کے بعد سائلہ دوسری جگہ نکاح کرنے میں آزاد ہو گی۔

اور اگر سائلہ کا شوہر سائلہ کو حرمت مصاہرت ثابت ہو جانے کے بعد طلاق کے الفاظ ادا نہیں کرتا تو عورت فسخ نکاح کے لئے عدالت سے رجوع کر سکتی ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

«(وَ) حَرَّمَ الْمُصَاهَرَةُ (بِنْتَ زَوْجَتِهِ الْمَوْطُوءَةِ وَأُمَّ زَوْجَتِهِ) وَجَدَّاتِهَا مُطْلَقًا بِمُجَرَّدِ الْعَقْدِ الصَّحِيحِ (وَإِنْ لَمْ تُوطَأْ) الزَّوْجَةُ» «لِمَا تَقَرَّرَ أَنَّ وَطْءَ الْأُمَّهَاتِ يُحَرِّمُ الْبَنَاتِ وَنِكَاحَ الْبَنَاتِ يُحَرِّمُ الْأُمَّهَاتِ،» «وَيَدْخُلُ بَنَاتُ الرَّبِيبَةِ وَالرَّبِيبِ. وَفِي الْكَشَّافِ وَاللَّمْسُ وَنَحْوُهُ كَالدُّخُولِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَقَرَّهُ الْمُصَنِّفُ»۔۔۔۔ «(وَ) أَصْلُ (مَمْسُوسَتِهِ بِشَهْوَةٍ) وَلَوْ لِشَعْرٍ عَلَى الرَّأْسِ بِحَائِلٍ لَا يَمْنَعُ الْحَرَارَةَ» «وَأَصْلُ مَاسَّتِهِ وَنَاظِرَةٍ إلَى ذَكَرِهِ وَالْمَنْظُورِ إلَى فَرْجِهَا) الْمُدَوَّرِ (الدَّاخِلِ) وَلَوْ نَظَرَهُ مِنْ زُجَاجٍ أَوْ مَاءٍ هِيَ فِيهِ (وَفُرُوعُهُنَّ) مُطْلَقًا وَالْعِبْرَةُ لِلشَّهْوَةِ عِنْدَ الْمَسِّ وَالنَّظَرِ لَا بَعْدَهُمَا وَحَدُّهَا فِيهِمَا تَحَرُّكُ آلَتِهِ أَوْ زِيَادَتُهُ بِهِ يُفْتَى»

(کتاب النکاح، باب المحرمات 3/30 تا 33 ط سعید)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

وفی الدر وبحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لها التزوج بآخر إلا بعد المتارکة وانقضاء العدة، والوطء بها لا یکون زنا.

وفی الرد: (قوله: وبحرمة المصاهرة إلخ) قال فی الذخیرة: ذکر محمد فی نکاح الأصل أن النکاح لا یرتفع بحرمة المصاهرة والرضاع بل یفسد حتی لو وطئها الزوج قبل التفریق لا یجب علیه الحد اشتبه علیه أو لم یشتبه علیه. اهـ. (قوله: إلا بعد المتارکة) أی، وإن مضی علیها سنون کما فی البزازیة، وعبارة الحاوی إلا بعد تفریق القاضی أو بعد المتارکة. اهـ. وقد علمت أن النکاح لا یرتفع بل یفسد وقد صرحوا فی النکاح الفاسد بأن المتارکة لا تتحقق إلا بالقول، إن کانت مدخولا بها کترکتك أو خلیت سبیلك، وأما غیر المدخول بها فقیل تکون بالقول وبالترك علی قصد عدم العود إلیها. وقیل: لا تکون إلا بالقول فیهما، حتی لو ترکها، ومضی علی عدتها سنون لم یکن لها أن تتزوج بآخر فافهم."

(کتاب النکاح باب المحرمات 3/37 ط سعید)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

«فمن زنی بامرأة حرمت علیه أمها وإن علت وابنتها وإن سفلت، وکذا تحرم المزنی بها علی آباء الزانی وأجداده وإن علوا وأبنائه وإن سفلوا، کذا فی فتح القدیر. ولو وطئها فأفضاها لا تحرم علیه أمها لعدم تیقن کونه فی الفرج إلا إذا حبلت وعلم کونه منه، کذا فی البحر الرائق وکما تثبت هذه الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبیل والنظر إلی الفرج بشهوة، کذا فی الذخیرة. سواء کان بنکاح أو ملك أو فجور عندنا، کذا فی الملتقط. قال أصحابنا: الربیبة وغیرها فی ذلك سواء هکذا فی الذخیرة. والمباشرة عن شهوة بمنزلة القبلة وکذا المعانقة وهکذا فی فتاوی قاضی خان. وکذا لو عضها بشهوة هکذا فی الخلاصة

فإن نظرت المرأة إلی ذکر الرجل أو لمسته بشهوة أو قبلته بشهوة تعلقت به حرمت المصاهرة.»

(کتاب النکاح الباب الثالث فی بیان المحرمات 1/274 ط رشیدیہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

8 ذوالحجہ 1447ھ / 25 مئی 2026ء

فتویٰ نمبر: 523

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی 11، میٹروول 3، اسکیم 33
گلشن اقبال، کراچی